USAID
امریکی عوام کی طرف سے

عورت فاؤنڈیشن

تعزیراتِ پاکستان اور
خواتین کے حقوق

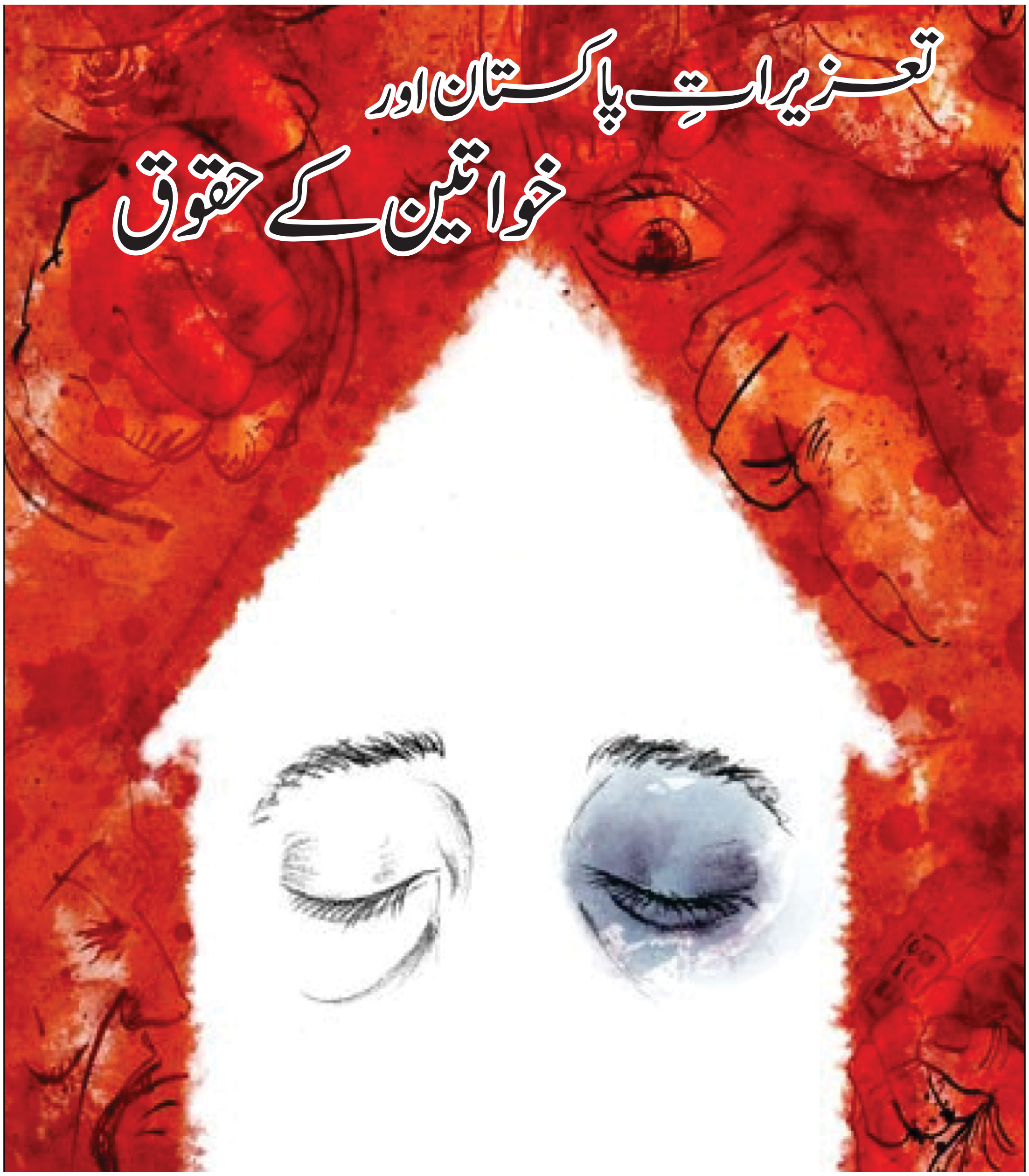

Gender Equity Program صنفی مساوات پروگرام

BLUE VEINS
Awareness. Action. Advocacy

عورتوں پر تشدّد :

پاکستان میں ہر سال لاکھوں عورتوں کو مختلف سطّح پر تشدد کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔افسوسناک پہلو یہ ہے کہ گزرتے ہر سال کے ساتھ عورتوں پر تشدد کے واقعات میں اضافہ ہوتا چلا جارہا ہے جس کی کئی وجوہات ہیں جن میں قانون اوراس پر عمل درآمد کا جھکاؤ مردوں کی طرف، سماجی دباؤ اور دیگر ذرائع کے ذریعہ عورتوں کو چپ رہنے پر مجبور کرنا، عورتوں کا اپنے بنیادی حقوق اور ملکی قوانین سے بے خبری اور لاعلمی اور مجموعی طور پر تشدد کا شکار ہونے والی عورتوں کے متعلق نہ صرف معاشرے کا رویہ غیر ہمدردانہ ہے بلکہ ریاستی اداروں کا رویہ اور برتاؤ قابل افسوس ہے۔

تشدّد کیا ہے :

برتری اور طاقت کا ہر وہ ناجائز استعمال جس میں تذلیل، جوش اور ہتک شامل ہوں تشدد کہلاتا ہے تشدد کی کئی مختلف اقسام ہیں جس میں جسمانی، ذہنی، سماجی و جذباتی تشدد سرفہرست ہیں۔تشدد کی ہر قسم قابل سزا جرم ہے۔

تشدّد کی چند اقسام :

☆ گھروں میں عورتوں کی مار پیٹ کرنا
☆ بیٹیوں کی زبردستی شادی طے کرنا
☆ بچپن کی شادی

☆ بالغ بیٹیوں کو اپنی مرضی کی شادی سے روکنا

☆ گھریلو ملازماؤں سے جنسی زیادتی کرنا یا ہراساں کرنا۔

☆ بچیوں کو رشتہ داروں کی طرف سے جنسی طور پر ہراساں کرنا۔

☆ مٹی کے تیل کے چولہوں سے جلا کے قتل کرنا

☆ ملازمت کی جگہوں پر عورتوں کو جنسی طور پر ہراساں کرنا۔

☆ زنا بالجبر۔

☆ گھروں سے باہر جنسی خوف و ہراس، مثلاً بازاروں، سڑکوں اور بسوں وغیرہ میں عورتوں، لڑکیوں پر فقرے بازی اور جسمانی چھیڑ خانی کرنا۔

☆ عورتوں کی سرعام بے حرمتی اور دشمنوں سے انتقام کے لئے ان کی عورتوں پر تشدد کرنا۔

☆ روایتی قوانین کا سہارا لے کر عورتوں کو قتل کرنا مثلاً کاروکاری و سیاہ کاری، عصمت فروشی اور عورتوں کی تجارت۔

☆ قتل کرنا، جلانا یا مارنا

☆ تیزاب ڈال کر جلانا یا مارنا۔

☆ بچیوں پر ذاتی اور جسمانی ظلم۔

اور ایسی بے شمار مثالیں ہیں جو عورتوں پر تشدد کے زمرے میں آتی ہیں۔

عورتوں پر تشدّد کے نقصانات

تشدد کی کوئی بھی قسم ہو وہ عورتوں کی عظمت، عزت نفس اور خود اعتمادی کو تباہ کر دیتی ہے جس سے خاندان اور معاشرے میں ان کی حیثیت پر نہایت منفی اثرات مرتب ہوتے ہیں۔عورتوں پر تشدد کی عدم روک تھام سے معاشرے میں نہ صرف ان کی عزت کم ہو جاتی ہےاور وہ کم تر سلوک سے گھبرا کر قومی سطح پر آگے بڑھنے کے لیے تیار نہیں ہوتیں جس کی وجہ سے نہ صرف وہ معاشرے میں اپنا مثبت کردار ادا کرنے سے قاصر رہ جاتی ہیں بلکہ صحت اور تعلیم جیسی بنیادی سہولتوں سے بھی محروم ہو جاتی ہیں۔

تشدد کا شکار بننے والی عورتیں ذہنی اور نفسیاتی مریض بن جاتی ہیں۔عورتوں پر تشدد ان کے جینے کے تحفظ اور نقل و حرکت کی آزادی کے بنیادی حقوق کی خلاف ورزی کرتا ہے۔اس تشدد سے انسانی زندگی کی قدر اور وقار کی نفی بھی ہوتی ہے۔یہ ہمارے آئین کی شق 34 کے تحت عورتوں کی قومی زندگی میں پوری طرح شمولیت کے حق پر بھی اثر انداز ہوتا ہے۔

ریاست پر فرض ہے کہ مذہب، جنس، ذات پات اور رنگ و نسل کے امتیاز کو بالاتر رکھ کر حقوق کی فراہمی یقینی بنائے تاکہ سب کو مساوی حقوق ملیں۔تعزیرات پاکستان میں کئی ایسی دفعات موجود ہیں جو کہ عورتوں پر تشدد کو روکنے میں معاون ثابت ہو سکتی ہیں۔مگر معاشرے میں آگہی کے ساتھ ساتھ قوانین میں موجود خامیوں کو دور کرنے کی بھی اشد ضرورت ہے تاکہ عورتوں کی انصاف تک رسائی کو یقینی بنایا جا سکے۔

خواتین کے حقوق سے متعلق قوانین

دفعہ 354۔

عورت کی عفت کے بے حرمتی کرنے کیلئے حملہ یا جبر مجرمانہ

جو کوئی یہ نیت کر کے یا اس امر کے احتمال کے علم سے کہ وہ اس کے ذریعہ عورت کی عفت کی بے حرمتی کرے، کسی عورت پر حملہ یا جبر مجرمانہ کرے تو اس کو دونوں قسموں میں سے کسی قسم کی قید کی سزا دی جائے گی جس کی معیاد دو برس تک ہو سکتی ہے، یا جرمانے کی سزا یا دونوں سزائیں دی جائیں گی۔

دفعہ 354-A۔

کسی عورت پر مجرمانہ حملہ یا جبر مجرمانہ کا ارتکاب اور اس کا لباس اتار کر ننگا کر دینا

کوئی شخص جو کسی عورت پر مجرمانہ حملہ کرے، یا جبر مجرمانہ کا ارتکاب کرے اور اس کا لباس اتار کر ننگا کر دے اور اس حالت میں اسے لوگوں کی نظروں کے سامنے ظاہر کرے، اسے سزائے موت یا عمر قید دی جائے گی اور وہ جرمانہ کا بھی مستوجب ہوگا۔

دفعہ 365۔

کسی شخص کو خفیہ طور پر اور ناجائز حبس بے جا میں رکھنے کی نیت سے لے بھاگنا یا بھگا لے جانا

جو کوئی کسی شخص کو لے بھاگے یا اس نیت سے کہ اس شخص کو خفیہ اور خلاف قانون طور پر حبس بے جا میں رکھا جائے تو اس کو دونوں قسموں میں سے کسی قسم کی قید کی سزا دی جائے گی جس کی معیاد سات برس تک ہوسکتی ہے اور وہ جرمانے کا بھی مستوجب ہوگا۔

دفعہ 365-A۔

استحصال مال، کفالت المال وغیرہ کے لیئے بھاگنا یا بھگا لے جانا

جو کوئی شخص کسی کو لے بھاگے یا بھگا لے جائے اس غرض سے کہ لے بھاگے یا بھگا لے گئے ہوئے شخص سے، یا کسی ایسے شخص سے جو لے بھاگے یا بھگا لے گئے شخص میں دلچسپی رکھتا ہو، کسی مال کا خواہ منقولہ ہو یا غیر منقولہ، یا کفالت المال کا استحصال بالجبر کیا جائے یا کسی شخص کو مجبور کیا جائے کہ وہ لے بھاگے یا بھگا لے گئے ہوئے شخص کی رہائی حاصل کرنے کے لیئے کسی دیگر مطالبہ کو، خواہ وہ نقد رقم کی صورت میں ہو یا بصورت دیگر، پورا کرے تو اسے سزائے موت، عمر قید دی جائے گی۔ اور وہ ضبطی جائیداد کا بھی مستوجب ہوگا۔

دفعہ 366-A۔

نابالغ لڑکی کی دلالی

اگر کوئی شخص خواہ کسی طریقہ سے کسی نابالغ لڑکی کو جس کی عمر اٹھارہ سال سے کم ہو، اس

نیت سے یا اس احتمال کے علم سے کہ لڑکی مذکورہ کسی اور مرد سے ناجائز جماع کے واسطے مجبور کی جائے یا پھسلائی جائے گی۔ کسی جگہ سے چلے جانے کے لئے یا کوئی فعل کرنے کے لئے پھسلائے گا تو وہ سزائے قید کا مستوجب ہوگا جس کی معیاد دس برس تک ہوسکتی ہے اور وہ جرمانے کا بھی مستوجب ہوگا۔

دفعہ 366-B۔

غیر ملک سے لڑکی کی فراہمی

جو کوئی پاکستان سے باہر کسی ملک سے پاکستان میں 21 سال سے کم عمر کی لڑکی کو اس نیت سے یا اس احتمال کے علم سے لائے کہ وہ کسی اور مرد سے ناجائز جماع کے لئے مجبور کی جائے یا پھسلائی جائے گی تو اسے سزائے قید دی جائے گی جس کی معیاد دس برس تک ہوگی اور وہ جرمانہ کا بھی مستوجب ہوگا۔

دفعہ 494۔

شوہر یا زوجہ کی عین حیات میں شادی کرنا

جو کوئی شخص جس کا شوہر یا زوجہ زندہ ہو جو کسی ایسی حالت میں ازدواج کرے جس میں ازدواج اس شوہر یا زوجہ کی زندگی میں واقع ہونے کے سبب سے باطل ہو تو اس کو دونوں قسموں میں سے کسی قسم کی قید کی سزا دی جائے گی جس کی معیاد سات برس تک ہو سکتی ہے اور وہ جرمانے کا بھی مستوجب ہوگا۔

دفعہ495۔

وہی جرم معہ ازدواج سابق کا اخفااس شخص سے جس کے ساتھ ازدواج ثانی کیا جائے۔

جو کوئی شخص اس جرم کا مرتکب ہو جس کی تعریف پچھلی دفعہ میں کی گئی ہے اور اس شخص سے جس سے دوسری شادی ہونے کو ہو، پہلی شادی کے حالات چھپائے۔اس کو دونوں قسموں میں سے کسی قسم کی قید کی سزا دی جائے گی جس کی معیاد دس برس تک ہوسکتی ہے اور وہ جرمانے کا بھی مستوجب ہوگا۔

دفعہ506۔

تخویف مجرمانہ کی سزا

جو شخص تخویف مجرمانہ کا مرتکب ہو اس کو دونوں قسموں میں سے کسی قسم کی قید کی سزا دی جائے گی جس کی معیاد دو برس تک ہوسکتی ہے یا جرمانے کی سزا یا دونوں سزائیں دی جائیں گی۔

اگر ہلاک کرنے یا ضرب شدید پہنچانے کی دھمکی ہو

اور اگر ہلاکت یا ضرب شدید پہنچانے یا آگ سے کسی مال کے تلف کرنے کی یا کسی ایسے جرم کا ارتکاب وقوع میں لانے کی جو موت سے یا عمر قید سے یا قید سے جس کی معیاد سات برس تک ہوسکتی ہے قابل سزا ہے یا کسی عورت کی نسبت بے عفتی کا اتہام

لگانے کی دھمکی ہوتو اس کو دونوں قسموں میں کسی قسم کی قید کی سزا دی جائے گی جس کی معیاد سات برس تک ہوسکتی ہے یا جرمانے کی سزا یا دونوں سزائیں دی جائے گی۔

دفعہ 509۔

کسی عورت کی حیا کی توہین کی نیت سے لفظ، اشارہ یا کوئی فعل

جو کوئی شخص کسی عورت کی حیا کی توہین کی نیت سے کوئی لفظ بولے، کوئی آواز نکالے یا کوئی اشارہ کرے یا کوئی شے دکھائے۔ یہ نیت کر کے کہ وہ عورت ایسا لفظ یا آواز سنے یا یہ کہ ایسے اشارے یا شئے کو دیکھے یا کسی عورت کی خلوت میں گھس جائے تو اس کو قید محض کی سزا دی جائے گی جس کی معیاد ایک برس ہو سکتی ہے یا جرمانے کی سزا یا دونوں سزائیں دی جائیں گی۔

ضابطہ: نا قابل دست اندازی، قابل ضمانت، نا قابل راضی نامہ، قابل سماعت مجسٹریٹ درجہ اول۔ صرف مصالحتی عدالت سماعت کر سکتی ہے۔

عورتوں پر تشدد کی روک تھام کیسے ممکن ہے؟

- ☆ انسانی حقوق کے بارے میں معلومات ہمارے تعلیمی نصاب میں شامل کی جائیں۔
- ☆ معاشرتی بیداری کے لیے مہم چلائی جائے جس میں لوگوں کو سمجھایا جائے کہ عورتوں پر تشدد اور معاشرے میں مجموعی طور پر بڑھتے ہوئے تشدد کا بہت گہرا تعلق ہے اور عورتوں کو تحفظ دیئے بغیر معاشرے کو مجموعی تشدد سے چھٹکارا دلانا ناممکن ہے۔
- ☆ تشدد کی روایتی قسموں کو قانون کے ذریعے سخت سزا دینے کے لیے معاشرتی بیداری کی مہم چلائی جائے۔
- ☆ تشدد کی تمام قسموں کی روایات کو جاری رکھنے کی اجازت دینے والوں کو بھی قانون کی پکڑ میں لایا جائے۔
- ☆ محلے کی سطح پر شہری تنظیمیں اور امدادی گروپ بنائے جائیں۔
- ☆ ٹی وی، ریڈیو اور دوسرے ذرائع ابلاغ کے ذریعے تشدد کے بارے میں شعور پیدا کیا جائے۔
- ☆ تشدد کا شکار بننے والی عورتوں کے ساتھ سرکاری اداروں کا برتاؤ بہتر بنانے کے لیے باقاعدہ ان کی تربیت کی جائے۔

یہ کتابچہ امریکی عوام کی طرف سے ادارہ ریاستہائے متحدہ امریکہ برائے بین الاقوامی ترقی، عورت فاؤنڈیشن کے صنفی مساوات پروگرام کے توسط سے بلیو وینز نے شائع کیا ہے، اس کے مندرجات بلیو وینز کی ذمہ داری ہیں اور اس کا USAID ،امریکی حکومت اور عورت فاؤنڈیشن کے خیالات کا عکاس ہونا ضروری نہیں۔